Lesson 10: Ale Imraan (Ayaat 111 - 120): Day 154 سُوْرَۃُ آلِ عِمْرَان کی تفسیر

اتنی بات سُن کر آپ سوچ سکتے ہیں کہ یہ تو بڑی سختی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آؤ تمہیں بتائیں کہ اس کی وجہ کیا ہے؟

ہمارے لئے بھی اس میں عمل کی بات ہے کہ جب کسی سے کچھ بات کرو تو اُس کی دلیل دو اور وجہ بتاؤ۔ صرف رعب نہ ڈالیں کہ بس کہہ دیا۔ تفصیل سے سمجھائیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِھِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اے ایمان والو اپنے سوا کسی کو صاحبِ خصوصیات مت بناؤ وہ لوگ تمھارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھتے تمھاری مضرت کی تمنا رکھتے ہیں واقعی بغض ان کے مُنہ سے ظاہر ہو پڑتا ہے اور جس قدر ان کے دلوں میں ہے وہ تو بہت کچھ ہے ہم علامات تمھارے سامنے ظاہر کر چکے اگر تم عقل رکھتے ہو۔

خَبَالًا۔ معنی عقل میں خرابی آجائے۔ جو کسی کی سوچ کو بدل دے۔ یعنی تمہاری مت مار دیں گے۔ کسی کے جسم کو خراب کر دے۔

"لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا" اس کو ایسے سمجھ سکتے ہیں کہ یہ تمہاری سوچ بدل دیں گے۔ تمہارا ذہن خراب کر دیں گے۔ تمہاری دین کی بنیادوں سے تم کو متنفر کر دیں گے۔ تمہارے بچوں کو دین کے احکام میں شک ڈال دیں گے۔ خاص طور پر جو بچے مغربی ماحول میں پروان چڑھے۔

چاروں طرف اسلام کے خلاف باتیں۔ ہر وقت مسلمانوں کو غلط دِکھایا جاتا ہے۔ وہ بچے بعض اوقات اپنے مسلمان ہونے پر شرمندہ سے ہوتے ہیں۔ اپنے آپ کو کم تر سمجھتے ہیں۔

وَدُّوْا : و د د۔ محبت ہے یا دِلی خواہش یہ ہے۔

عَنِتُّمْ : ع ن ت۔ تم سارے مشکل میں پڑ جاؤ۔ مسلمان کو ذہنی طور پر ٹارچر دینا چاہتے ہیں۔

بَدَتِ: ب د و۔ ت مؤنث کی ہے۔

بَدَتِ الْبَغْضَآءُ: بغض ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی اِن کے منہ سے یا آج کے دور میں میڈیا سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ یہ مسلمانوں سے دشمنی رکھتے ہیں۔ پراپیگنڈا کرتے ہیں۔

صُدُوْرُهُمْ : ان کے سینے میں اس سے بھی بڑا بغض ہے۔ صدر یعنی بڑا۔ دِل سینے سے کنٹرول کر کے رکھتے ہیں۔ اپنے سینے میں یہ دشمنی رکھتے ہیں۔ یعنی یہ غیر مسلم دوست نہیں بنا سکتے کیونکہ یہ دِلی طور پر مسلمانوں کے خلاف ہیں۔ چار باتیں بتا دی گئی ہیں۔ کہ کس طرح اِن کا حسد اور بغض ظاہر ہوتا ہے؛

1. اے ایمان والو اپنے سوا کِسی کو صاحبِ خصوصیات (رازدار دوست) مت بناؤ
2. وہ لوگ تمھارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھتے
3. تمھاری مضرت کی تمنا رکھتے ہیں واقعی بغض ان کے مُنہ سے ظاہر ہو پڑتا ہے
4. اور جس قدر ان کے دلوں میں ہے وہ تو بہت کچھ ہے

ہم علامات تمھارے سامنے ظاہر کر چکے اگر تم عقل رکھتے ہو۔

اس کے باوجود ہو تم؛

هٰٓاَنۡتُمۡ اُولَآءِ تُحِبُّوۡنَهُمۡ وَلَا يُحِبُّوۡنَكُمۡ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ كُلِّهٖ‌ ۚ وَاِذَا لَقُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ‌ۖۚ وَاِذَا خَلَوۡا عَضُّوۡا عَلَيۡكُمُ الۡاَنَامِلَ مِنَ الۡغَيۡظِ‌ؕ قُلۡ مُوۡتُوۡا بِغَيۡظِكُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۱۹﴾

ہاں تم ایسے ہو کہ ان لوگوں سے محبت رکھتے ہو اور یہ لوگ تم سے اصلاً محبت نہیں رکھتے حالانکہ تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور یہ لوگ جب تم سے ملتے ہیں کہدیتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر اپنی انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں مارے غیظ کے۔ آپ کہدیجئے کہ تم مر رہو اپنے غصّہ میں بے شک خدا تعالیٰ خوب جانتے ہیں دلوں کی باتوں کو۔

تم ان کی طرح بن جاتے ہو لیکن یہ تمہاری طرح نہیں بنتے۔ تم ان سے متاثر ہو لیکن یہ تم سے متاثر نہیں ہیں۔ "حالانکہ تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور یہ لوگ جب تم سے ملتے ہیں کہدیتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب الگ ہوتے ہیں"

ساری جگہ کُمۡ ایمان والوں کے لئے ہیں۔ عَضُّوۡا ع ض ض سے ہے یعنی تشدید والے لفظ کے رُوٹ میں زیادہ تر کوئی حرف دو دفعہ ہوتا ہے۔ انگلیوں کی پوریں۔ الۡاَنَامِلَ

جب ان کا بس نہیں چلتا تو غصّے اور حسد " اپنی انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں مارے غیظ کے۔" سے خود کو جلا رہے ہوتے ہیں۔ حدیث ؐ میں ہے کہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔ حاسد خود کو جلا لیتا ہے۔

بِذَاتِ: ذات۔ ت مؤنث ہے۔ ذو معنی والا۔

عربی میں اچھی یا کارآمد چیزیں مؤنث ہیں۔(سوائے جہنم کے)

"بے شک خدا تعالیٰ خوب جانتے ہیں دلوں کی باتوں کو۔"

عَلِيْمٌ : عالم ہے عام عالم۔ علیم، ہمیشہ۔ مسلسل۔ دوام۔ تسلسل۔ اللہ کو سینے کی بات کا خوب پتا ہے۔

اے مسلمانو اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو یہ جل جاتے ہیں۔

شیخ سعدی نے ایک شعر میں کہا ہے کہ: حاسد کا علاج یہی ہے کہ وہ حسد کی آگ میں جل کر خود ہی مر جائے۔

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا
لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۡ ﴿١٢٠﴾

1. اگر تم کو کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے تو ان کے لیے موجب رنج ہوتی ہے
2. اور اگر تم کو کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو اس سے خوش ہوتے ہیں.

یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں پر مشکل پڑتی رہے اور یہ اوپر اوپر سے ساتھ دیں لیکن اندر سے خوش ہوتے ہیں۔

تو ہم کیا کریں؟ کیا ہم توڑ پھوڑ کریں؟ نہیں۔ اللہ ہمیں بتا رہے ہیں کیا کرنا ہے؛

اور اگر تم استقلال اور تقویٰ کے ساتھ رہو تو ان لوگوں کی تدبیر تم کو ذرا بھی ضرر نہ پہنچا سکے گی بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال پر احاطہ رکھتے ہیں۔

ہم نے تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا کرنا ہے۔ جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا ہے۔

ان کی باتوں کو جواب نہ دو۔ صبر کر لو۔ اپنے آپ کو سامنے سے ہٹالو۔ اپنی اصلاح کرو۔

اجتماعی طور پر صبر کرو۔ اور انفرادی طور پر تقویٰ کرو۔ غور و فکر کرو کہ اللہ کی مدد کیوں نہیں آرہی۔ توبہ استغفار کرو اور اپنی اصلاح کرو۔

جہاں بھی دیکھیں گے کہ معاملہ بگڑا ہے وہاں یہی ہو گا کہ جذبات میں آ کر کسی نے کچھ غلط کر دیا۔ یا انتقامی جذبات اُبھر آئے۔ آپ دوسروں کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کریں یا سائیڈ پر ہو جائیں۔

اپنے آپ کو دیکھیں کیا نماز پڑھتے ہیں؟ اللہ کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ اللہ کی حدود کو تو نہیں توڑ رہے؟ اللہ کی مدد ہمارے ساتھ کیوں نہیں ہے۔

اگر ہم صبر اور تقویٰ کریں گے تو کیا ہو گا؟ "تو ان لوگوں کی تدبیر تم کو ذرا بھی ضرر نہ پہنچا سکے گی بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال پر احاطہ رکھتے ہیں۔"

تمہاری حد میں نہیں آسکیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس Latest Technology ہو لیکن اللہ ان کے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے۔ تم ان سے بدلہ لینے یا دشمنی کرنے کی بجائے اللہ سے تعلق مضبوط کر لو۔ اللہ ہمیں واضح طور پر بتا رہے ہیں کہ تم اپنا کام کرو۔ اللہ اِن سے نپٹ لے گا۔

ہم اپنی اصلاح تو کرتے نہیں لیکن دشمن کو کنٹرول کرنے کے خواب دیکھتے ہیں۔ اور یا پھر اُن سے متاثر ہو کر اُن کے سامنے جھک جاتے ہیں۔

آج کے دور میں مسلمان کو اشتعال میں نہیں آنا چاہئیے۔

ہمارے کرنے کے کیا کام ہیں۔ کہ اللہ سے تعلق کو مضبوط کریں۔ اطاعتِ رسول کو شعار بنالیں۔ جب تک آخرت پر ایمان پکّا نہیں ہو گا ہم جہاد کے لئے کیسے اُٹھیں گے۔

اللہ پر ایمان، رسولؐ پر ایمان اور آخرت پر ایمان یہ لازمی امتحان ہیں۔ جب ان سے پاس ہو جائیں گے تو پھر اگلا سبق شروع ہو گا۔

صبر اور تقویٰ سے ہی ہم کامیاب ہوں گے۔

اللہ نے ہماری رہنمائی فرمادی۔ کہ آج کے دور میں اُمّت کیسے کامیاب ہو سکتی ہے۔

مسند احمد کی حدیثؐ سے یہ پیغام ملتا ہے۔

اگر میرے بندے میری فرمانبرداری کرتے تو میں رات میں ان پر اس قدر بارش برسادیتا جس قدر اِن کو چاہیئے تھی اور دن کو سورج نکال دیتا۔

یعنی اگر مسلمان تقویٰ اختیار کرلیں تو ہمیں اللہ کافی ہو جاتا ہے۔ اللہ ہماری ہر مشکل آسان کر دے گا۔

زیادہ بارش، یا زیادہ گرمی کے پیچھے بھی کوئی وجہ ہے۔

اصل بات ہے ایمان اور تقویٰ۔

حدیثؐ۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اُس کو خوشی ملتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور غم ملتا ہے تو صبر کرتا ہے۔ دونوں کا بدلہ جنّت ہے۔

ابو ذرؓ سے روایت ہے۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا؛ مجھے ایک ایسی آیت معلوم ہے کہ اگر لوگ اُس کو پکڑ لیں تو وہی اُن کے لئے کافی ہے۔ (اس کا مطلب یہ نہیں کہ تعویذ بنالیں) یعنی اس آیت پر عمل کریں۔ مضبوطی سے جم جائیں۔ (ابنِ ماجہ۔ دارمی)

وَّيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ ؕ وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمۡرِهٖ ؕ قَدۡ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَىۡءٍ قَدۡرًا ﴿۳﴾ سورۃ الطلاق: آیت 3

اور اسکو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں سے اسکا گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس (کی اصلاح مہمات) کے لئے کافی ہے. اللہ تعالیٰ اپنا کام (جس طرح چاہے) پورا کرکے رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر شے کا ایک اندازہ (اپنے علم میں) مقرر کر رکھا ہے۔

اپنے اوپر غور کریں کیا ہمارے اندر صبر اور تقویٰ آگیا ہے؟

ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی اللہ کے احکام کی فرمانبرداری میں گزرتی ہے؟

اگر جواب ہاں میں ہے تو فکر نہ کریں۔ اللہ کے نبیؐ نے بدر میں لوگوں کو لکڑی کے ٹکڑے پکڑائے اور وہ دشمن کو تلوار کی طرح لگے۔ عکاشہؓ کہتے ہیں کہ جس تلوار سے لڑ رہا تھا وہ ٹوٹ گئی تو اللہ کے نبیؐ کے پاس آگیا تو اللہ کے نبیؐ نے ایک لکڑی کا ٹکڑا اِن کو دے دیا وہ چمکتی تلوار بن گیا۔ عکاشہؓ نے بعد میں بھی ساری زندگی وہی تلوار استعمال کی۔

اللہ کے نبیؐ نے کنکر کافروں پر پھینکے جو دشمن کو گولی کی طرح لگے۔ اٹامک انرجی سے نہیں لیکن اللہ کی مدد سے فتح ملتی ہے۔

اللہ سے دعا کریں کہ ہمیں ایمان اور تقویٰ سے مزین کر دے۔ آمین

اَللّٰھُمَّ آتِ نَفْسِیْ تَقْوَاھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکَّاھَا، أَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا

(صحیح مسلم:6906)

اے اللہ! میری نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما، اسے پاک کر دے، تو ان میں بہتر ہے جو اسے پاک کریں

تو اس کا دوست اور مالک ہے۔

سورۃ یوسف۔ آیت 90

اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٠﴾ واقعی جو شخص گناہوں سے

بچتا ہے اور صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

سورۃ آلِ عمران۔ آیت 200

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣوَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

﴿٢٠٠﴾ اے ایمان والو خود صبر کرو اور مقابلہ میں صبر کرو اور مقابلہ کے لیے مُستعد رہو اور اللہ تعالیٰ

سے ڈرتے رہو تاکہ تم پورے کامیاب ہوں۔

سورۃ آلِ عمران۔ آیت 130

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو امید ہے کہ تم کامیاب ہو۔